سوال

(218) سارق ۔ قرضدار ۔ ڈاکر ۔ رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سارق ۔ قرضدار ۔ ڈاکر ۔ رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عالمگیری میں ہے : ویصلی[1] علی کل مسلم مات بعد الولادۃ صغیرا کان اوکبیرا ذکرا کان او انثی حرا کان او عبدا الا البقاۃ وقطاع الطریق ومن بمثل حالھم ۔ اس سے ثابت ہوا کہ ڈاکو و رہزن و سارق وغیرہ پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے، باقی رہا مقروض سو اس کے واسطے جناب رسول اللہ ﷺ نے خود نماز نہیں پڑھی بلکہ صحابہؓ کو حکم دیا کہ پڑھ لو۔ بلوغ المرام میں ہے : عن[2] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یوتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیسائل ھل ترک لدینہ من قضاء فان حدث انہ ترک وفاء صلی اللہ علیہ والاقال صلوا علی صاحبکم متفق علیہ ۔ واللہ اعلم بالصواب (سید محمد نذیر حسین)

ہوالموفق :

بغاۃ اور قطاع الطریق و امثالہم پر جنازہ کی نماز پڑھنے میں امت کا اختلاف ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور بعض کہتے ہیں کہ پڑھنی چاہیے مگر ظاہر یہ ہے کہ ہر مسلمان کلمہ گو پر جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے ہاں بغاۃ و قطاع الطریق وغیرہم فساق و فجار پر جنازہ کی نماز اہل علم و مقتدی لوگ نہ پڑھیں بلکہ اور لوگ پڑھ دیں اس بات کے ثبوت میں احادیث و عبارات مندرجہ ذیل پڑھو۔ مشکوۃ شریف میں ہے :

عن[3] یزید بن خالد ان رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توفی یوم خیبر فذکر والرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا خرزا من خرز یہود لا یساوی ...... رواہ مالک وابوداوٗد والنسائی ی اور صحیح مسلم میں ہے : عن[4] جابر بن سمرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برجل قتل نفسہ بمشاقص علم یصل علیہ وفی روایۃ النسائی اما انا فلا اصلی علیہ اور بلوغ المرام میں ہے : وعن[5] ابن عمر رضی اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ وصلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ رواہ الدار قطنی باسناد ضعیف اس حدیث کے تحت میں علامہ محمد بن اسمعایل سبل السلام صفحہ 153 جلد 1 میں لکھتے ہیں ۔ وھو[6] دلیل علی انہ یصلی علی من قال کلمۃ الشہادۃ وان لم یأت بالواجبات وذھب الی ھذا زید بن علی واحمد بن عیسیٰ وذھب الیہ ابوحنیفہ الا انہ استثنی قاطع الطریق والباغی وللشافعی اقوال فی قاطع الطریق اذا صلب والاصل ان من قال کلمۃ الشہادۃ فلہ ما للمسلمین ومنہ صلوۃ الجنازۃ علیہ ویدل لہ حدیث الذی قتل نفسہ بمشاقص فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما انا

فلا اصلی علیہ ولم ینھھم عن الصلوۃ علیہ ولان عموم شرعیۃ صلوۃ الجنازۃ لا یخص منہ احد من اھل کلمۃ الشھادۃ الا بدلیل انتہی اور نیل الاوطار صفحہ 261 جلد 3 میں ہے : قولہ[7] فقال صلوا علی صاحبکم فیہ جواز الصلوۃ علی العصاۃ واما ترک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ علیہ فلعلہ للزجر عن الغلول کما امتنع من الصلوۃ علی المدیون وامرھم بالصلوۃ علیہ قولہ فلم یصلی علیہ فیہ دلیل لمن قال انہ لا یصلی علی الفاسق وھم العترۃ وعمر ابن عبدالعزیز والاوزاعی فقالوا لا یصلی علی الفاسق تصریحا او تاویلا وافقھم ابو حنیفہ واصحابہ فی الباغی والمحارب روافقھم الشافعی فی قول لہ فی قاطع الطریق وذھب مالک والشافعی وابو حنیفہ وجمہور العلماء الی انہ یصلی علی الفاسق واجابوا عن حدیث جابر بان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما لم یصلی علیہ بنفسہ زجرا للناس وصلت علیہ الصحابۃ ویؤید ذلک ما عند النسائی بلفظ اما انا فلا اصلی علیہ وایضاً مجرد الترک لو فرض انہ لم یصلی علیہ ھو ولا غیرہ لا یدل علی الحرمۃ المدعاۃ ویدل علی الصلوٰۃ علی الفاسق حدیث صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ انتہی وقال صاحب المنتقی قال الامام احمد ما یعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک الصلوٰۃ علی احد الا علی الغال وقاتل نفسہ انتہی ۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفاء اللہ عنہ

---

[1] ہر مسلمان پر نماز جنازہ پڑھی جائے جو زندہ پیدا ہونے کے بعد مرا ہو چھوٹا ہو یا بڑا۔ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام ماسوائے باغیوں اور ڈاکوؤں اور ان جیسے لوگوں کے ۔

[2] رسول اللہ ﷺ کے پاس بعض ایسے جنازے لائے جاتے جن پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے یا نہیں ؟ اگر مال اتنا ہوتا جس سے قرض ادا ہو جائے تو اس پر نماز پڑھتے ورنہ فرماتے جاؤ اپنے دوست کا جنازہ پڑھو۔

[3] صحابہ میں سے ایک آدمی خیبر کے دن شہید ہو گیا نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جا کر اس کا جنازہ پڑھو لوگ اس سے بڑے غمگین ہوئے ، آپ نے فرمایا اسنے خیانت کی ہے ۔ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو اس میں یہودیوں کی کچھ کوڑیاں نکلیں جو دو درہم کی قیمت کی بھی نہیں تھیں ۔

[4] نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا اس نے خود کشی کی تھی تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور فرمایا میں اس کا جنازہ نہ پڑھوں گا ۔

[5] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لا الہ پڑھا اس کا جنازہ بھی پڑھو اور اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لو ۔

[6] یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو لا الہ الا اللہ کہے اس کا جنازہ پڑھا جائے اگرچہ واجبات کا تارک ہو ۔ زید بن علی ۔ احمد بن عیسیٰ کا یہی مذہب ہے ۔ امام ابو حنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے قائل نہیں ہیں ۔ ڈاکو کے متعلق امام شافعی کے اقوال مختلف ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ جو بھی لا الہ الا اللہ کہے اس کو مسلمانوں کے تمام حقوق مل جاتے ہیں اور اس میں سے جنازہ کی نماز بھی ہے اور جس نے خود کشی کی تھی اس کا جنازہ آپ نے تو نہ پڑھا لیکن صحابہ کو منع نہ فرمایا اور پھر کلمہ پڑھنے والے کا جنازہ پڑھنا ہی ہے جب تک کسی دلیل سے اس کا ناجائز ہونا ثابت نہ ہو جائے ۔

[7] اس سے گنہگاروں پر نماز جنازہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کا خیانت کرنے والے اور مقروض کا جنازہ نہ پڑھنا توبیخاً و تنبیھاً ہے کیونکہ اگر ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہ ہوتا تو آپ صحابہ کو بھی منع کر دیتے اہل بیت اور عمر بن عبدالعزیز اور امام اوزاعی فاسق کا جنازہ پڑھنے کے قائل نہیں ہیں ۔ امام شافعی ڈاکو کے جنازے کے منکر ہیں اور امام مالک و ابو حنیفہ اور ان کے ساتھی اور جمہوری علماء فاسق کے جنازہ کے قائل ہیں ۔ ہاں امام ابو حنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے منکر ہیں اگر بالفرض آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام بھی مقروض اور خائن کا جنازہ نہ پڑھتے تو بھی اس سے فاسق کے جنازہ کی حرمت ثابت نہ ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو آدمی لا الہ الا اللہ کہے اس کا جنازہ پڑھو امام احمد کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں کہ انہوں نے خائن اور خود کشی کرنے والے کو سوا کسی اور کا جنازہ پڑھا ہو ۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01ص679

محدث فتویٰ